Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹۰
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۶ | بدھ ۲۳- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ، ۸- فتح ۱۳۷۲ ہش، ۸- دسمبر ۱۹۹۳ء

ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے پس نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب ہوتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فرمایا: ”جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمتِ دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ فرمایا: ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۵)

اعلان نکاح

○ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد رشید صاحب (لاہور) کے بیٹے عزیزم نوید احمد سعید صاحب شاہد مربی سلسلہ کا نکاح عزیزہ عطیۃ الودود بنت مکرم عبدالرزاق صاحب (پی ٹی جامعہ احمدیہ) کے ساتھ مورخہ ۱۲- نومبر ۱۹۹۳ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔

عزیز نوید احمد سعید عربی زبان میں تخصص کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔

نسیم سیفی

تقریبات نکاح و شادی

مکرم متین احمد صاحب مکینیکل انجینئر ابن مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ کے نکاح کا اعلان محترمہ شازیہ انور صاحبہ بنت مکرم محمد انور خان صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۴- ریس کورس روڈ لاہور میں کیا۔

عزیز متین احمد صاحب خان غلام محمد خان آف ڈیرہ غازی خان کے پوتے اور قاری محمد امین صاحب کے نواسہ ہیں اور عزیزہ شازیہ

باقی صفحہ ۷ پر

دعا کے ثمرات حاصل کرنے کیلئے اسکی شرائط پوری کرنا ضروری ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دعا میں کچھ اثر نہیں ہوتا یہ بھی ایک عبادت ہی ہے، غلط کہتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ "صاحب ایمان" کا کوئی کام فضول اور لغو نہیں ہوتا۔ اگر دعا میں کچھ اثر اور نتیجہ نہیں ہے تو یہ کہنے کے کیا معنے کہ اے خدا ایسا کر دے۔ اگر دعا عبادت ہے تو بجائے اس کے یہ کہنا چاہئے تھا کہ اے خدا میں تیری بڑائی کرتا ہوں۔ دعا میں عاجزانہ کلمات رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر اس بات پر اتنا تسلسل کہ ہر مصیبت، ہر مشکل اور ہر تکلیف کے وقت دعاؤں پر زور دیا جاتا تھا اس کی کیا وجہ تھی اور دلائل اور براہین کو چھوڑ کر اگر کوئی انبیاء کی زندگی پر ہی غور کرے تو اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ دعا میں واقعی بڑی بڑی خوبیاں ہیں اور "کلام الٰہی" تو بہت زور سے دعویٰ کرتا ہے کہ (-) جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعاؤں کو سنتا ہوں پس "کلام الٰہی" نے صاف صاف فیصلہ کر دیا ہے کہ دعا قبول کی جاتی ہے لیکن جہاں دعا قبول ہوتی ہے اور خدا کے نبیوں اور آسمانی کتابوں نے اس بات پر زور دیا ہے وہاں اس کے متعلق بہت سی احتیاطوں کی ضرورت بھی بتائی ہے اور شرائط کی پابندی کا بھی حکم دیا ہے۔ جب تک کوئی شرائط کو پورا نہیں کرتا دعا کے ثمرات کے حاصل کرنے کا مستحق نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے دعائی قبولیت کے متعلق دھوکا کھایا ہے۔ کہتے ہیں ہم نے فلاں دعا کی تھی جو قبول نہیں ہوئی۔ اس سے نتیجہ نکلا کہ دعا قبول ہی نہیں ہوتی۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہر ایک کی تو دعا قبول نہیں ہوتی۔ ہاں خاص لوگوں کی ہوتی ہے اور ایسے لوگ جو کچھ بھی اپنے منہ سے نکالیں فوراً منظور ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے لوگ بھی ابتلاء میں پڑتے ہیں پہلا خیال اگر انسان کو دہریت کی طرف لے جاتا ہے تو دوسرا خیال انبیاء کی تعلیم محبت اور ایمان لانے سے محروم کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ دعا کے قائل نہیں ان کا ایمان اللہ تعالیٰ سے اٹھ جاتا ہے۔ اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں کے منہ سے ادھر دعا نکلی ادھر قبول ہو گئی۔ وہ جب کسی انسان کو اپنے خیال کے مطابق نہیں پاتے تو ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت "بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" کے پاس بعض لوگ آکر کہتے کہ ہمارے لئے آپ یہ دعا کریں۔ دوسرے تیسرے دن جب دیکھتے کہ ابھی کچھ نتیجہ نہیں نکلا تو کہہ دیتے کہ اگر آپ سچے ہوتے تو آپ کی دعا کیوں قبول نہ ہوتی۔ اسی بات سے وہ ٹھوکر کھا جاتے تھے۔ تو دعا کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

(از خطبہ ۶/ اگست ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۸ / فتح ۱۳۷۲ھش ۸ / دسمبر ۱۹۹۳ء

ڈاکٹر - دوا اور دعا

نئی سے نئی بیماری سامنے آرہی ہے جن امراض کے متعلق کبھی سنا بھی نہیں تھا وہ عام ہو رہی ہیں مگر ہر بیماری کا پیچھا تو کیا جا رہا ہے۔ نہ صرف مقامی طور پر بلکہ عالمی طور پر بھی ایسی تنظیمیں ہیں جو بیماریوں کے متعلق اطلاع بھی بہم پہنچاتی ہیں اور ان کی احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ ان کے علاج کی بھی کوشش کرتی ہیں بعض بیماریوں کے متعلق تو بتایا جاتا ہے کہ اگر احتیاط نہ کی گئی اور علاج کی طرف توجہ نہ دی گئی تو سن ۲۰۰۰ تک وہ وبا کی صورت اختیار کر جائیں گی اور دنیا کے بعض علاقے ان سے بہت زیادہ متاثر ہونگے۔

اگر انسان یہ سمجھ لے کہ بیمار وہ خود ہوتا ہے اور شفا خدا دیتا ہے تو بہت سی بیماریاں پیدا ہی نہ ہوں۔ وہ احتیاط کرے اور جس راستے سے بیماری آتی ہے اسے بند کر دے تو وہ بیماری پاس تک نہ پھٹکے۔ ہمیں ایک مہربان ڈاکٹر کی بات کبھی نہیں بھولتی۔ کہنے لگے۔ نوجوان تو بالکل پروا نہیں کرتے۔ گرمی ہو یا سردی۔ انہیں کبھی کسی احتیاط کا خیال ہی نہیں آیا۔ میری طرف دیکھئے۔ میں ایسا کرتا ہوں کہ دائیں طرف سے بیماری آنے والی ہو تو وہ کھڑکی بند کر دیتا ہوں اور بائیں طرف سے آنے والی ہو تو وہ بند کر دیتا ہوں۔ مقصد ان کا یہ تھا کہ میں احتیاط کرتا ہوں اور اس طرح بیماریوں سے بچا ہوں۔ اگرچہ احتیاط کے باوجود بیماری آتو سکتی ہے لیکن بہرحال احتیاط سے بیماری کے کم آنے کا امکان تو ہے۔ یہ بھی ہے کہ جو بیماریاں آتی ہیں احتیاط سے بھی انہیں روکا جا سکتا ہے۔

چھوٹی موٹی بیماریاں تو آتی ہیں۔ اور اکثر اوقات خود ہی چلی بھی جاتی ہیں لیکن بیمار انسان کو ڈاکٹر کی ضرورت پڑتی ہے۔ ڈاکٹر تشخیص کرتا ہے اور علاج تجویز کرتا ہے۔ اس کی تشخیص اس کا اندازہ ہوتا ہے اور اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں اور کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک ڈاکٹر کچھ کہتا ہے دوسرا کچھ اور۔

بیماریوں کی اس کیفیت کے پیش نظر یہ بات لازم آتی ہے کہ ڈاکٹر کی توجہ ہر وقت خدا کی طرف رہے کہ وہ اس کے اندازوں کو بھی درست کرے اور اس کے تجویز کردہ علاج کو بھی۔ گویا ڈاکٹر دوا بھی کرے اور دعا بھی۔

میں ہُوا بیمار تو اُس نے شفا دی ہے مجھے
میرے جسم و روح کی اس نے غذا دی ہے مجھے
کیوں نہ میں اپنی نظر رکھوں فقط اللہ پر
جس نے ہر دَم اپنے آنچل سے ہوا دی ہے مجھے

ابوالاقبال

نظر، نظر سے ملی دل پکار اٹھا کہ نہیں
نہیں خبر مجھے اُس وقت ہوش تھا کہ نہیں

پھر آرزوؤں کی بستی میں قافلے آئے
درِ فسونِ تمنا ابھی کھُلا کہ نہیں

نئے سفر ہیں نئے راہرو، نئی راہیں
نئے زمین و زماں کی ہے ابتدا، کہ نہیں

تری تلاش میں ہم خود سے آشنا نہ رہے
ابھی ہوئی ہے محبّت کی انتہا کہ نہیں

ترے وصال کے رستوں میں ہم خرد سے ملے
جنوں نے دل سے کہا ہے وہی فضا کہ نہیں

غالب احمد

چمن میں شاخیں ہیں سر بریدہ
لہو لہو پیرہن گلوں کے
روش روش حشر سا ہے برپا
ہوئے ہیں ویراں نگر دلوں کے

جو راز دل میں چھپا ہُوا ہے، تڑپ کے ہونٹوں پہ آگیا، تو
یہ ایک قطرہ ٹپک کے دامن پہ، آگ اس میں لگا گیا، تو
یہ ضبط کی آہنی چٹانیں، اک آن میں ٹوٹ کر گریں گی
چمک کے بجھتا ہُوا سا لمحہ، جو یاد ان کی دلا گیا، تو

سیدہ منیرہ ظہور

پروفیسر محمد نصر راجا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدان جنگ کے ہیرو- اختر حسین ملک اور عبد العلی ملک

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ۱۹۶۵ء کی جنگ ایک معرکہ حق و باطل تھا۔ مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں پر جگہ جگہ جنگ کے محاذ کھول دئے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہماری افواج اور عوام نے اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کے ساتھ بے خوف و خطر نبرد آزما ہو کر حق جہاد ادا کیا۔

پوری قوم ایک سیسہ پلائی دیوار بن گئی۔ اور افواج پاکستان کی طرف سے شجاعت اور قربانی کے ایسے ایسے نمونے دیکھنے میں آئے کہ اپنے بیگانے سب دنگ رہ گئے۔

لاہور کے محاذ پر میجر عزیز بھٹی نے داد شجاعت دی اور مادر وطن کی حفاظت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش دے کر شہادت کا عظیم رتبہ اور "نشان حیدر" کا منفرد اعزاز حاصل کیا۔ غازیوں میں سے شجاعت۔ خدمت اور سرخروئی کے بہترین نمونے دکھانے والوں میں سے جنرل اختر ملک اور ان کے قابل فخر بھائی بریگیڈیر عبد العلی ملک (جو بعد میں میجر جنرل بنے) کے نام سر فہرست ہیں۔ ان دونوں بھائیوں نے ۱۹۶۵ء کے معرکے میں "ہلال جرأت" کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ دونوں بھائی احمدی سپوت ہیں۔ جنگ ۱۹۶۵ء کے ہیرو ہونے کے لحاظ سے دونوں میں مجاہدوں کے کارناموں کی جرأت و ایمان سے بھرپور تفاصیل مختلف ملکی اخبارات و جرائد میں بھری پڑی ہیں۔ جن کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے۔

جنرل اختر حسین ملک کو کشمیر میں دشمن کی جارحیت کا جواب دینے کا فریضہ سونپا گیا۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ دشمن کو مار بھگایا۔ بلکہ حیرت انگیز رفتار کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں فوجی اہمیت کا مشہور مقام چھمب اور پھر جوڑیاں بھی فتح کر لیا۔ یہ کارنامہ کس قدر عظیم اور اہم تھا۔ اس کے لئے مشہور صحافی اور قلم کار شریف فاروق کی کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۶۵ء کی جنگ کے چند ماہ بعد جنوری ۶۶ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کتاب کا تعارف جناب گل محمد صاحب صدر افریشیائی اقتصادی کانفرنس نے لکھا ہے فرماتے ہیں۔

"اس کتاب کی حیثیت ایک مستقل تاریخی دستاویز کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی شجاعت اور بہادری کی انفرادی داستانیں بھی ہمارے لئے سرمایہ افتخار ہیں"

کتاب کے ص ۱۱۳ پر جناب شریف فاروق چھمب اور جوڑیاں کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

ا۔ چھمب پر قابض ہونے کے بعد پاکستانی فوجوں نے کسی مقابلہ کے بغیر دریائے توی عبور کر لیا۔ اس کے بعد وہ برق رفتاری سے بھارت کے مضبوط گڑھ جوڑیاں کی طرف بڑھنے لگیں۔ چھمب کے سیکٹر میں پاکستان کے حملہ کو فوجی زبان میں عظیم تباہ کن حملہ (GRAND-SLAM) کا نام دیا گیا۔ اور یہ واقعی تباہ کن ثابت ہوا۔ یعنی بھارتی فوج کو چھمب سیکٹر میں مکمل تباہی سے ہم کنار کر دیا گیا۔

چھمب گذشتہ ۱۷ سال سے بھارت کا بہت بڑا گڑھ تھا۔ یہاں انہوں نے اتنی بھاری تعداد میں خوراک اسلحہ اور گولہ بارود کے ذخیرے کر رکھے تھے۔ اگر وہ یہاں سالوں تک لڑنا چاہتے تو کافی ہوتے۔ لیکن پاکستان کی جوان ہمت۔ بہادر اور نظم و ضبط میں اپنی نظیر آپ فوجوں کے ایک ہی ہلے نے ان کے قدم اکھاڑ دئے۔ اور اس نے دشمن کے سامنے راہ فرار کے سوا دوسرا کوئی راستہ کھلا نہ چھوڑا"

(ب) آغا شورش کاشمیری مدیر چٹان کی ایک نظم ہفت روزہ "چٹان" مورخہ ۱۳/ ستمبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی جس میں وہ افواج پاکستان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

تین شعر

دہلی کی سر زمین نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو
ہر ایک سومنات کی تعمیر توڑ دو
ہر ایک بتکدے کو گراتے ہوئے چلو
اس کے سوا جہاد کے معنی ہیں اور کیا
اسلام کا وقار بڑھاتے ہوئے چلو

(ج) ہفت روزہ الفتح (کراچی ۲۰/ ۱۳ فروری ۱۹۷۶ء) کے کالم "احوال واقعی" میں محاذ کشمیر کے سلسلہ میں یحییٰ خان اور اختر حسین ملک کا تذکرہ کیا گیا ہے' ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

"۱۹۶۵ء کی جنگ میں یحییٰ خان نے جو فوجی نوعیت کی سنگین غلطی کی......... چھمب سیکٹر میں یحییٰ خان کا ڈویژن متعین تھا۔ جنگ شروع ہوتے ہی اس ڈویژن کی کمان جنرل اختر حسین ملک کو سونپی گئی۔ انہوں نے انتہائی دانش مندی اعلیٰ ماہرانہ صلاحیتوں اور بہادری سے کام لیتے ہوئے دشمن کے چھکے چھڑا دئے اور مقبوضہ کشمیر کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ اس پر یحییٰ خان نے ایوب سے کہا "میں خود اپنے ڈویژن کی کمان کروں گا۔ اختر ملک کو یہاں سے ہٹایا جائے۔ ایوب خان نے یحییٰ خان کا مطالبہ تسلیم کر لیا۔ اور کمان یحییٰ خان کے سپرد کر دی۔ اس کے بعد اس سیکٹر میں پاکستانی فوج کی پیش قدمی رک گئی۔ فوجی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر کمان اختر ملک کے پاس رہتی تو کشمیر فتح ہو گیا تھا۔

(د) یکم ستمبر میجر جنرل اختر حسین ملک کی کمان میں ہمارے نمبر ۱۲/ انفنٹری ڈویژن نے چھمب پر برق رفتار حملہ کیا۔ حملہ میں ٹینک آگے تھے۔ دو سو توپوں سے گولہ باری کی۔ توپ خانے کے جوانوں نے کئی گولوں پر اللہ اکبر لکھا اور فائر کیا تھا۔" آگے چل کر کہتے ہیں "جنرل یحییٰ خان کی کمان میں ساتویں انفنٹری ڈویژن کو گجرات بھیجا گیا۔ ادھر چھمب فتح ہوا۔ ادھر چھمب کے فاتح جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے محروم کر دیا گیا۔ اور انہیں جنرل یحییٰ خان کی کمان میں دے دیا گیا۔ یہ انتہا درجے کا تباہ کن فیصلہ تھا۔ آنے والی نسلیں کبھی ایوب خان اور یحییٰ خان کو معاف نہیں کریں گی۔ اس فیصلہ سے فاتح جرنیل اور جوانوں کی توہین اور ان کا مورال توڑنا مقصود تھا......... اگر جنرل اختر حسین ملک کو یلغار جاری رکھنے دی جاتی تو اکھنور پر قبضہ کر لیا جاتا۔

(ر) قدرت اللہ شہاب۔ جنگ ۱۹۶۵ء کے سلسلہ میں "محاذ کشمیر" کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں!۔

"جنرل اختر ملک نے اپنے پلان کے مطابق کارروائی شروع کی اور اکھنور کو فتح کرنے کے قریب ہی تھے کہ جنرل موسیٰ سمیت 'کئی اور جرنیل بھی تشویش میں پڑ گئے کہ اگر جنرل اختر ملک کی مہم کامیاب ہو گئی۔ تو وہ ایک فوجی ہیرو کی حیثیت سے ابھریں گے۔ صدر ایوب سمیت غالباً بہت سے فوجی اور غیر فوجی صاحبان اقتدار نہیں چاہتے تھے کہ میجر جنرل اختر ملک اس جنگ کے ہیرو بن کر ابھریں اور فوج کے اگلے کمانڈر انچیف کے عہدہ کے حق دار بن سکیں۔ کیونکہ یہ عہدہ صدر ایوب نے ذہنی طور پر پہلے ہی سے جنرل یحییٰ خان کے لئے محفوظ کر رکھا تھا۔ چنانچہ عین اس وقت جب میجر جنرل اختر حسین ملک انتہائی کامیابی سے چھمب اکھنور سیکٹر پر تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ انہیں معاً ان کی کمانڈ سے ہٹا دیا گیا اور ان کی جگہ جنرل یحییٰ خان کو یہ کمان سونپ دی گئی۔ غالباً اس لئے کہ وہ پاکستانی فوج کو اکھنور فتح کرنے کی کوشش سے باز رکھ سکیں۔ یہ فریضہ انہوں نہایت کامیابی سے انجام دیا"

(شہاب نامہ ص ۸۸۵)

(س) "نوائے وقت" کے معروف کالم نور بصیرت کے کالم نگار میاں عبد الرشید "غداروں کی جنت" کے زیر عنوان رقمطراز ہیں۔

"۱۹۶۵ء کی جنگ میں جس جرنیل نے اکھنور محاذ پر نالائقی دکھائی تھی۔ اور جو بعد میں عین جنگ کے دوران سیالکوٹ محاذ سے چھٹی لے کر بھاگ گیا تھا۔ اسے اس کی ان "خدمات" کے عوض کمانڈر انچیف بنا دیا گیا"

(نوائے وقت لاہور ۱۸ دسمبر ۸۷ء)

ص۔ "آمریت کے سائے۔" از ممتاز حسین شاہ ایڈووکیٹ۔ ص ۸۸

"چھمب جوڑیاں سیکٹر کی منصوبہ بندی جنرل اختر ملک نے کی تھی۔ یہ اسی کامیاب منصوبہ بندی کا نتیجہ تھا کہ پاک فوج بڑی آسانی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اکھنور کے اطراف میں پہنچ گئی اور اس نے بھارت کی دو ڈویژن فوج کو گھیرے میں لے لیا۔ عین اس وقت جب پاک فوج اکھنور پر قبضہ کرنے کی تیاری میں مصروف تھی پاک فوج کی ہائی کمان نے جنرل اختر ملک کو واپس بلا لیا۔ اور ان کی جگہ یحییٰ خان کو سیکٹر کمانڈر بنا کر بھیج دیا۔ اس طرح اکھنور پر قبضہ کرنے کے منصوبے کو خاک میں ملا دیا گیا۔ بقول شاعر

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

جنرل اختر ملک کو چھمب جوڑیاں سیکٹر سے صرف اس لئے ہٹایا گیا کہ آپ کا تعلق قادیانی جماعت سے تھا۔ اور پاک فوج کے جنرل اتنی بڑی کامیابی کا کریڈٹ ایک قادیانی جرنیل کو نہیں دینا چاہتے تھے"

کشمیر میں جنگ چھڑے چند روز ہی ہوئے تھے کہ بھارت نے ۶۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کے خلاف کئی محاذ کھول دئے۔ ان محاذوں میں سب سے زیادہ خونریز لڑائی چونڈہ (سیالکوٹ) میں ہوئی۔ جہاں جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی لڑی گئی۔ اس معرکے کی کمان جنرل اختر ملک کے بھائی بریگیڈیر عبد العلی ملک کے سپرد تھی۔ اس معرکہ کی اہمیت اور تفصیل ملاحظہ ہو۔

ا۔ جناب شریف فاروق کی کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" کے ص ۱۱۸ پر ایک نظم بعنوان "میدان چونڈہ" شائع ہوئی ہے اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو

سرحد شہر چونڈہ پر جو اک میدان ہے
بھارتی سنچوریا ٹینکوں کا قبرستان ہے

(سید ضمیر جعفری)

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری صفدر نذیر گولیکی

چراغ راہ

چوہدری صفدر نذیر گولیکی (شاہد) "چراغ راہ" کے عنوان سے کہتے ہیں:۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان فرمایا۔ کہ اس نے اپنی قوم کے ایک مالدار شخص سے ایک ہزار اشرفی قرض مانگا۔ اس نے ضمانت اور گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض مانگنے والے نے جواب میں کہا اللہ کے سوا نہ کوئی میرا ضامن ہے اور نہ گواہ وہی میرا ضامن و گواہ ہے۔ قرض دینے والے نے اس بات پر اعتبار کر لیا۔ اور مقررہ مدت کے لئے ایک ہزار اشرفی قرض دے دیا۔ اس کے بعد قرض لینے والا اپنے کام کے لئے سمندری سفر پر روانہ ہوا اور کام کو سرانجام دیا۔ جب قرض کی واپسی کی مدت قریب آئی تو اس نے سمندر کی کشتی کا پتہ کرایا۔ لیکن اسے کوئی کشتی نہ مل سکی۔ جو اس طرف جانے والی ہو جہاں اس نے قرض کی رقم ادا کرنی تھی۔ جب وہ کشتی کے ملنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے ایک موٹی سی لکڑی لی اس میں سوراخ کیا ایک ہزار اشرفی اور ایک خط جس میں حسب وعدہ نہ پہنچ سکنے کی معذرت تھی اس میں ڈال دی اور دعا کی "اے میرے صادق الوعد خدا تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار اشرفی لی قرض لیا تھا۔ اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا "میرا ضامن اللہ تعالیٰ ہے" چنانچہ وہ تیرے نام کے واسطے پر راضی ہو گیا۔ اور تیری رضا کی خاطر اس نے مجھے رقم دے دی اب میں نے کشتی حاصل کرنے کی بہت کوشش کی تاکہ میں اصل مالک کو رقم کو پہنچا سکوں۔ لیکن مجھے کوئی کشتی نہیں ملی۔ اب میں نے یہ رقم تیری حفاظت اور امانت میں تیرے سپرد کی ہے۔ تو رقم بحفاظت اس کے مالک تک پہنچا اور میری دعا سن۔" اس دعا کے بعد اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا۔ اور وہ اس میں بہنے لگی۔ وہ شخص واپس آ گیا لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش میں رہا۔ جو اس طرف جانے والی ہو۔ ادھر وہ آدمی جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے بندرگاہ کی طرف آیا کہ شائد مسافر جہاز پر آ گیا ہو۔ اور حسب وعدہ وہ شخص اس کی رقم لے کر آیا ہو۔ ایسی کشتی تو اسے کوئی نظر نہ آئی۔ لیکن اس نے ایک موٹی سی لکڑی دیکھی جو سمندر کے کنارے پڑی ہوئی تھی اس نے ایندھن خیال کر کے اسے اٹھا لیا۔ جب اس نے اسے چیرا تو اس میں اسے ایک ہزار اشرفی اور ایک خط ملا جس میں صورت حال کی وضاحت تھی اس دوران میں اس شخص کو کشتی مل گئی اور اس خیال سے کہ شائد رقم ملی ہو یا نہ ملی ہو وہ رقم لے کر آ گیا۔ اور معذرت کی کہ کشتی نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی۔

اس آدمی نے پوچھا پہلے بھی تم نے مجھے کچھ بھیجا تھا۔ اس پر اس نے پورا قصہ سنا دیا۔ تب اشرفیوں کے مالک نے اسے بتایا کہ اللہ نے تیری دعا قبول کر لی لکڑی کا تنا جو تو نے بھیجا تھا۔ وہ مجھے مل گیا ہے۔ اس میں رقم بھی تھی اور خط بھی۔ تب وہ نیک شخص خوشی خوشی مع اس رقم کے جو وہ لے کر گیا تھا اپنے گھر واپس آ گیا۔

سبق : ہمیں بھی خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ جو اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ دنیا والے تو دھوکا دے سکتے ہیں لیکن ہمارا خدا ہمیں دھوکا نہیں دے سکتا۔

بقیہ صفحہ ۳

(ب) متذکرہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۱۹ پر ۱۳/ ستمبر ۱۹۶۵ء کی صورت حال یوں درج ہے "سیالکوٹ کے محاذ پر بھارت کی ایک ڈویژن فوج اور مزید پچیس ٹینک تباہ کر دئے گئے۔ محاذ پر ہر طرف دشمن کی نعشیں بکھری نظر آتی تھیں۔ پرسوں تک اس علاقہ میں بھارت کی بکتر بند فوجوں کا ایک تہائی حصہ تباہ کیا جا چکا تھا۔ یہ لڑائی جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی شمار ہوتی ہے۔"

(ج) اسی کتاب کے صفحہ ۲۴۴ پر بریگیڈیر عبد العلی ملک کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"انہوں نے چونڈہ کے محاذ پر بھارتی ٹینکوں کے حملہ کو قبرستان میں تبدیل کر دیا"

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

(د) کتاب کے صفحہ ۳۷۵ پر یہ تفصیل درج ہے:۔

"سیالکوٹ میں جو کچھ ہوا وہ پاکستانی فوجوں کا اس قدر عظیم کارنامہ اور دشمن کی شکست اس قدر تباہ کن تھی کہ انسانی ذہن اس معرکہ کی تفصیلات بیان کرنے سے قاصر ہے۔ دور حاضر کی تاریخ میں اس ۳۴ میل طویل محاذ کی یہ کہانی غیر کی زبانی زیادہ بہتر ہے۔ لندن کے کثیر الاشاعت روزنامہ "ڈیلی ایکسپریس" کے نمائندہ "ڈونلڈ سمس" نے محاذ جنگ سے جو کچھ لکھا وہ حسب ذیل ہے

"جنگ بندی پر میں سیالکوٹ اور پاکستان کی افواج کے مورچوں پر گیا۔ میں وہاں دس دن تک لڑی جانے والی ٹینکوں کی عظیم اور خوفناک جنگ کے نتائج دیکھنے گیا تھا۔ بکتر بند اور ٹینکوں کے دستوں کی یہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے بڑی جنگ قرار دی جا سکتی ہے۔ بھارت نے اس محاذ پر چار ڈویژن فوج جس میں ایک بکتر بند ڈویژن بھی شامل تھا۔ سے اس توقع پر حملہ کیا تھا۔ کہ وہ پاکستان کی سرزمین پر اس بڑی فوجی قوت کے سہارے آگے بڑھ آئیں گے۔ لیکن پاکستان کی دو ڈویژن فوج نے جس میں ایک بکتر بند ڈویژن بھی شامل ہے ان کے ارادوں کو نہ صرف خاک میں ملا دیا بلکہ ان کمر بھی توڑ دی"

پاکستان میدان جنگ میں ص ۳۷۵

(ر) متذکرہ کتاب کے ایک باب کا عنوان ہے

"پاک بری فوج کے ہیرو"

اس باب میں بری فوج کے ہیرو ان شیروں اور دلیروں کے نام اور کام بیان کئے گئے ہیں جنہوں نے میدان کارزار میں کارہائے نمایاں دکھائے ہیں ان میں کچھ تو داد شجاعت دیتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔ اور کچھ دشمنوں کو زیر و زبر کرنے کے بعد غازی بن کر لوٹے۔ اس باب میں پہلے نمبر پر جنگ ستمبر کے عظیم ہیرو میجر عزیز بھٹی شہید کا ذکر خیر ہے۔ دوسرے نمبر پر مجاہد کشمیر جنرل اختر ملک کا تذکرہ ہے اور چوتھے نمبر پر محاذ چونڈہ کے اولوالعزم ہیرو عبد العلی ملک کی جرأتوں کا ذکر ہے۔

آیئے اس پر ایک نظر ڈال کر دیکھیں۔

"پاکستان میدان جنگ میں" ص ۲۴۴۔

میجر جنرل اختر حسین ملک (ہلال جرأت)

"کشمیر میں جنگ بندی لائن پر جب بھارتی فوج کی جارحانہ سرگرمیاں بہت بڑھ گئیں تو میجر جنرل اختر حسین ملک (ستارہ قائد اعظم) کو جو ایک پیدل فوج کے جنرل افسر کمانڈنگ ہیں۔ کشمیر کے علاقہ میں حملہ کی کمان سونپی گئی۔ چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوج جنگی مورچہ بندیاں بڑی مستحکم تھیں۔ اور ان کا گیریزن بھی بڑا مضبوط تھا میجر جنرل اختر حسین ملک نے نہ صرف بھارت کے اسی مورچہ پر حملہ کیا بلکہ اس کے گیریزن کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ حالانکہ ان کے پاس جو فوج تھی عام حالات میں اس کے لئے اتنا بڑا کام انجام دینا بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔ صدر ایوب نے اس حملہ کی کامیاب قیادت اور اچھی منصوبہ بندی اور ذاتی شجاعت کے اعتراف میں انہیں ہلال جرأت کا اعزاز عطا کیا۔

ص ۴۵۔ بریگیڈیر عبد العلی ملک (ہلال جرأت)

"فورس کمانڈر بریگیڈیر عبد العلی ملک نے دشمن کی بہت بڑی اور مضبوط طاقتور فوج کے مسلسل حملوں کے باوجود پاکستانی علاقہ چونڈہ کا بڑی دلیری اور شجاعت سے دفاع کیا۔ دشمن نے پاکستانی فوج کی پوزیشن پر کئی دن تک متواتر گولہ باری کی۔ جس سے خوفناک تباہی پھیلی عام حالات میں فوج اس تباہ کن گولہ باری کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ لیکن بریگیڈیر عبد العلی ملک نے اپنی ذاتی مثالی جرأت اور لیاقت سے نہ صرف فوج میں ڈٹے رہنے اور دشمن کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا کیا۔ بلکہ دشمن پر مہلک ضربات لگائیں اور اسے مفلوج کر دیا۔

صدر نے انہیں ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر "ہلال جرأت" کا اعزاز عطا کیا"

بقیہ صفحہ ۵

انگلش کی کتاب لئے ٹھیک وقت پر ہسپتال پہنچ گیا جولائی کا مہینہ تھا ہم نے پوچھا اتنی گرمی اور ہسپتال کے گھٹے ہوئے ماحول میں کیسے پڑھو گے تو اس نے جواب دیا بس بوریت سے بچنے کی خاطر لے آیا ہوں۔ لیکن بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ اگلی صبح اس کا بی۔ اے انگلش کا پرچہ تھا۔ لیکن اس نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور ساری رات ہسپتال میں گزارنے کے بعد صبح پرچہ بھی دیا۔

اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد گھر میں دو بھائیوں سے چھوٹا ہونے کے باوجود گھر کے سربراہ کی طرح احساس ذمہ داری رکھتا تھا اس کی والدہ نے بتایا کہ اس نے اپنے جیب خرچ سے بچت کر کے اپنی ہمشیرہ کی شادی پر کھانے کے اخراجات برداشت کئے۔

اپنے محلے میں بھی عامر کا کردار مثالی تھا اور شاید یہی وجہ تھی کہ جب اس کا جسد خاکی محلے میں پہنچا تو بہت سے ایسے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے جو بظاہر احمدیت کے مخالف تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عامر کے درجات بلند فرمائے اور تمام احمدی نوجوانوں کو اس کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دفتر سے خط و کتاب کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام اللہ باجوہ

یادرفتگان

چوہدری غلام حسین صاحب باجوہ سفید پوش

آپ کی پیدائش ۱۸۷۳ء میں موضع تلونڈی عنایت خان میں ہوئی۔ ۱۸۹۸ء میں بیعت کی۔ آپ بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔ آپ سب بھائیوں سے زیادہ تعلیم یافتہ تھے۔ آپ کالج میں تعلیم پا رہے تھے کہ آپ کو ٹائیفائڈ ہو گیا جس کی وجہ سے آپ کی ایک ٹانگ کمزور ہو گئی اور لنگڑا پن آگیا آپ کو آپ کی والدہ علاج کے لئے دہلی لے گئی لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آپ کی اس کمزوری کا خاندان پر بہت اثر پڑا کیونکہ زمین کی نگہداشت وغیرہ آپ کے سپرد تھی۔ آپ سب بھائیوں سے قد میں اونچے تھے چھ فٹ سے زیادہ لمبا قد اور بڑے مضبوط جسم کے مالک تھے۔ اپ اعلیٰ درجہ کے منتظم تھے اس لئے آپ کو گھر کا انچارج بنایا گیا۔ اور روالد کی وفات کے بعد زمین کا انتظام بھی آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ ٹانگ میں نقص کی وجہ سے آپ مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے ورنہ بھائیوں اور والدہ کا مصمم ارادہ تھا کہ آپ بی۔ اے پاس کریں۔ آپ کی بیماری کی وجہ سے خاندان کو مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ کے بڑے بھائی نواب محمد الدین صاحب نائب تحصیلدار ہو چکے تھے۔ آپ کے دوسرے بڑے بھائی کوئی کام نہیں کرتے تھے لیکن آپ کی بیماری نے مجبور کر دیا کہ وہ ملازمت کریں چنانچہ انہوں نے محکمہ مال میں ملازمت اختیار کر لی۔

آپ اپنے بھائی چوہدری محمد حسین صاحب کی وجہ سے احمدی ہوئے۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو پانچ مربعہ زمین قاضی والا نزد چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں ملی آپ وہاں تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت خوشحال اور مالدار بن گئے۔ آپ خاندان میں سب سے امیر تھے۔ باوجود ٹانگ میں نقص کے آپ نے زمین کو بہت محنت سے آباد کیا۔ جب کبھی خاندان میں کسی کو مالی ضرورت پیش آتی آپ بہت خوشی سے اس کی مدد کرتے۔ آپ کے مراسم اپنے بڑے بھائی نواب محمد الدین صاحب سے بہت گہرے تھے۔ آپ دونوں بھائیوں نے کئی ایک جگہوں پر زمین اکٹھی خریدی قادیان کے ارد گرد بھی زمین خریدی۔

آپ رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جب تک چھوٹے بھائی چوہدری غلام سرور کو زمین نہیں ملی تھی آپ اس کی ہر طرح سے مدد کرتے رہے یہاں تک کہ اسے اور اس کے بال بچوں کو کئی سال تک اپنے پاس رکھا اور ان کو ہر طرح کی سہولت مہیا فرمائی۔ جب کبھی کوئی لڑکا خاندان میں سے پڑھنے سے کتراتا تو اسے آپ کے پاس بھیج دیا جاتا وہ اسے درست کر دیتے تھے کیونکہ آپ اعلیٰ درجہ کے منتظم تھے۔

علاقہ میں آپ کا بہت رعب و دبدبہ تھا۔ چھوٹے بھائیوں اور باقی خاندان میں جب کوئی غلطی کرتا تو خوب سرزنش کرتے۔

اپ بہت کفایت شعار تھے اور فضول خرچی کو بہت ناپسند کرتے تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ قادیان جانے والے خاندان کے افراد قادیان میں آپ کے پاس ٹھہرتے۔ جلسہ پر بھی سب افراد آپ کے پاس ٹھہرتے آپ ان کی خاطر مدارات کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتے۔

آپ احمدیت کے شیدائی تھے۔ عبادات کے پابند اور ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے۔ احمدیت کے اس قدر شیدائی تھے کہ ۲۸۔۱۹۲۷ء میں نقل مکانی کر کے قادیان آگئے وہاں محلہ دارالفضل میں مکان بنوایا اور کچھ عرصہ بعد جب فصلوں کی قیمت گر گئی تو مکان نصرت ہائی سکول کو دیکر خود چک ۱۰۵ واپس چلے گئے اور پھر ۳۸۔۱۹۳۷ء میں آکر قادیان رہائش اختیار کی اور ۱۹۴۷ء تک وہیں رہے۔ علماء اور خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ پاکستان آگئے اور اپنے بیٹے میجر شریف احمد باجوہ کے پاس لائلپور وفات تک رہے۔ آپ قادیان میں مالدار مشہور تھے لوگ آپ کے پاس قرض حاصل کرنے کے لئے آتے رہتے تھے۔

آپ کی شادی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ چوہدری تاج محمد صاحب سفید پوش چھوڑ کاہلوں سے ہوئی تھی۔ محترمہ آمنہ بیگم چوہدری شاہنواز صاحب مشہور تاجر و صنعت کار کی پھوپھی تھیں جو قیام پاکستان سے پہلے وفات پا گئی تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ تمام بھائیوں کی بیویاں کاہلوں خاندان سے تھیں اور چھوڑ اور دلم گھرانوں سے ان کا تعلق تھا۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیوں اور چار بیٹوں سے نوازا۔ بڑی بیٹی محترمہ رحمت بی بی کی شادی چوہدری محمد علیم ریٹائرڈ نائب تحصیلدار سے ہوئی تھی۔ دوسری بیٹی محترمہ عزیزہ بیگم کی شادی نواب زادہ چوہدری محمد سعید زمیندار سندھ سے ہوئی تھی۔ بڑے بیٹے چوہدری مشتاق احمد باجوہ نے بی۔ اے، ایل ایل۔ بی پاس کر کے زندگی وقف کر دی اور احمدیت کی خدمت کرتے رہے۔ ریٹائر ہو کر اب زیورچ (سوئٹزر لینڈ) میں مقیم ہیں۔ چوہدری مشتاق احمد باجوہ لندن اور زیورچ میں لمبا عرصہ تک امام رہے ہیں۔

دوسرے بیٹے چوہدری عزیز اللہ صاحب ہیں وہ پہلے فوج میں تھے پھر گورنمنٹ میں اعلیٰ افسر رہے وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد تجارت کرتے رہے آج کل گاؤں میں زمینداری کر رہے ہیں۔

تیسرے بیٹے چوہدری شریف احمد باجوہ تھے جو فوج کی نوکری کے بعد سول میں اعلیٰ افسر رہے۔

چوتھے بیٹے میجر ابوالخیر تھے۔ آپ بھی فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد انشورنش کمپنی میں بطور اعلیٰ افسر فائز رہے۔

میجر شریف احمد باجوہ نے ریٹائر ہونے کے بعد زندگی وقف کر دی۔ آپ لندن اور نیو یارک میں بطور امام رہے۔

چوہدری غلام حسن صاحب باجوہ بہشتی مقبرہ ربوہ دفن ہیں۔ حسن اتفاق سے آپ کے دو بھائیوں نواب محمد الدین صاحب اور چوہدری غلام سرور صاحب اور آپ کی بیوی کے بھائی چوہدری تاج محمد صاحب کاہلوں سفید پوش کی قبریں ایک ہی قطعہ خاص میں ہیں۔

جاوید ظریف

عامر سلطان

عامر سلطان سے میری شناسائی اس وقت ہوئی جب ۱۹۸۴ء میں بیت الذکر دہلی گیٹ لاہور میں خدام الاحمدیہ کے تحت ڈیوٹی کا سلسلہ شروع ہوا۔ عامر کا گھر بیت کے قریب ہونے کی وجہ سے ڈیوٹی پر موجود خدام کو چائے وغیرہ پلانے کی ذمہ داری اس کے ذمہ تھی۔ وہ نہ صرف اس ذمہ داری کو پورا کرتا بلکہ اپنی باری کو ملحوظ خاطر رکھے بغیر ہی ہر روز بیت میں ڈیوٹی کے لئے موجود ہوتا۔ پھر اچانک یہ رفاقت جو ۱۹۸۴ء میں شروع ہوئی تھی ۹/ نومبر ۱۹۹۰ء کو اس وقت ختم ہو گئی جب وہ ربوہ سے خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے واپسی پر کار کے ایک دردناک حادثہ میں اپنے ایک خالہ زاد کے ہمراہ وفات پا گیا۔ اس عرصہ میں عامر کے کردار کی ایک سے ایک خوبی میرے سامنے آتی رہی اور اگر میں ان سب کو قلم بند کرنے بیٹھوں تو اس کے لئے کئی صفحات پر محیط مضمون لکھنا پڑے۔ بہرحال میں ان میں سے چند پر قلم اٹھانے کی جسارت کرتا ہوں۔

عامر کو سخت محنت کی عادت تھی اور فارغ بیٹھنا اس کے لئے کسی عذاب سے کم نہ تھا، وہ صبح کے وقت منشی ہسپتال لاہور میں ڈسپنسر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتا۔ شام کے وقت ہومیوپیتھک کی چار سالہ ڈگری کے لئے ہومیوپیتھک کالج جاتا اور ساتھ ہی ساتھ بی۔ اے (پرائیویٹ) کی تیاری بھی کر رہا تھا لیکن ان سب مصروفیات کے باوجود جماعتی کاموں میں نہایت جوش و جذبے کے ساتھ حصہ لیتا وہ پہلے زعیم حلقہ دہلی گیٹ رہا پھر مجلس دہلی گیٹ کا ناظم وقار عمل بنا اور اپنی وفات کے وقت معتمد مجلس دہلی گیٹ کے عہدے پر فائز تھا۔

ایسی سخت اور پابند زندگی گزارنے والا آدمی اگر طبعاً "سنجیدہ مزاج نہ بھی ہو تو ہو جاتا ہے لیکن حیرت کی بات ہے عامر کو جس شخص نے بھی دیکھا مسکراتے ہوئے دیکھا اور وہ جس محفل میں بھی بیٹھتا اپنے ہلکے پھلکے مزاج سے مرکز نگاہ بن جاتا۔ لیکن مجال ہے مزاج میں کبھی اخلاق کے دامن کو اپنے ہاتھ سے چھوڑا ہو۔

منشی ہسپتال میں ملازمت کے دوران عامر نے غرباء کی دل کھول کر مدد کی سینکڑوں مریض ایسے تھے جن کو وہ ہسپتال سے مفت ادویات لے کر دیتا اور بعض کو اپنی جیب سے رقم خرچ کر کے ادویات فراہم کرتا ایسے کئی مریض جن سے صرف عامر ہی واقف تھا اس کی وفات کے بعد اس کی والدہ سے تعزیت کے لئے آئے۔

ہسپتال میں بھی عامر ایک باکردار نوجوان کی حیثیت سے جانا جاتا تھا اور اس سے بڑی عمر کے لوگ بھی اس کی عزت کرتے۔

ہسپتال میں ملازمت کے دوران عامر کے خلاف C-۲۹۵ کے تحت مقدمہ ہوا اور اس سلسلہ میں عامر کو کچھ روز اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور اسی وجہ سے ملازمت سے بھی فارغ کر دیا گیا اور جب اس کی وفات ہوئی تو مقدمہ ابھی چل رہا تھا۔

اس کے اندر دوسروں کے لئے قربانی کا بے پناہ جذبہ موجود تھا ہمارے ایک بہت قریبی دوست کے والد صاحب بعارضہ قلب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے اور رات کے وقت مجلس کے مختلف خدام ان کی تیمارداری کرتے۔ ایک روز عامر کو رات بھر تیمارداری کے لئے کہا گیا تو وہ اپنے ساتھ

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات ———— نون سین

ہندوستانی انتخابات

ہندوستان کی چار ریاستوں میں جو حال ہی میں انتخابات ہوئے ہیں ان میں کانگریس آئی کو حسب منشاء کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس پارٹی کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی یہ ناکامی کانگریس (آئی) کے لیڈر اور وزیراعظم کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کانگریس کی لیڈر شپ کو تبدیل کیا جائے چنانچہ آہستہ آہستہ بعض وزراء اس زمرے میں شامل ہوتے جا رہے ہیں کہ نرسیمارا ؤ کو پارٹی لیڈر شپ چھوڑ دینی چاہئے۔ لیکن جو لوگ ان کے حمایتی ہیں وہ اس بات کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہونے پائے وہ بہت سے دیگر عوامل کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ یہ ان عوامل کی وجہ سے ناکامی ہوئی ہے اور ان عوامل میں وہ ان لوگوں کو بھی شامل کرتے ہیں جو نرسیما ؤراؤ کو تبدیل کرنے کے سلسلے میں آوازیں اٹھا رہے ہیں۔ نرسیمارا ؤ اپنے آپ کو وزارت عظمیٰ کے عہدے سے دست بردار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بعض عوامل جو ان کے خلاف گئے ہیں انہیں دور کیا جا سکتا ہے۔ وہ اپنی پالیسیوں کو ہندوستان کے لئے مفید سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت حاصل کر کے ان پالیسیوں پر عمل درآمد کرائیں گے بہر حال ان انتخابات نے وفاقی حکومت میں شکست و ریخت کا سامان مہیا کر دیا ہے۔

ایرانی طیارے کا اغوا

ایران کی نیوز ایجنسی ارنا نے بتایا ہے کہ ایک جہاز جو اندرونی پرواز پر تھا اسے اغوا کر کے جنوبی عراق کی بندرگاہ بصرہ پر لے جایا گیا۔ وہاں سے تمام مسافروں کو منگل کے روز بغداد پہنچا دیا گیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان تمام مسافروں کو جلد ہی ایران لے جایا جائے گا۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے ارنا کو بتایا کہ بغداد میں ایرانی سفارت خانہ تمام ضروری انتظامات کر رہا ہے تاکہ مسافر جلدی واپس ایران پہنچ جائیں۔ نمائندہ موصوف نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ سارے انتظامات عراقی حکام کے تعاون سے کئے جا رہے ہیں۔ ایران نے سوموار کے روز عراق سے مطالبہ کیا تھا کہ اس کے جہاز کے تمام ۳۸ مسافر اور جہاز کے کارکن اور جہاز کو واپس کیا جائے۔ اور ان کے ساتھ ان افراد کو بھی جنہوں نے صبح کے وقت اسے ہائی جیک کیا تھا۔ یہ جہاز ایران کی تیل کی وزارت نے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اور اندرونی پرواز کر رہا تھا۔ عراق کی نیوز ایجنسی اینا نے کہا کہ ہائی جیک کرنے والا اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایسا اس وقت کیا گیا جب اس نے عراق میں پناہ مانگی۔ یا اس نے کہا کہ کوئی بھی اور ملک جو اسے اور اس کی فیملی کو لینے کے لئے تیار ہو وہاں اسے بھیج دیا جائے تہران نے ایک ایرانی سیکورٹی افسر کا بیان نشر کیا ہے۔ جس نے کہا ہے کہ ہائی جیک کرنے والا شخص حزب اختلاف مجاہدین خلق کے اشاروں پر چل رہا ہے۔ اور اس نے عراقی حکام سے درخواست کی ہے کہ اسے بغداد میں مجاہدین خلق کے ساتھ مل کر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ مجاہدین خلق ایسے ایرانیوں کا گروہ ہے جنہوں نے اپنا صدر مقام ایران بنایا ہوا ہے۔ اور ایرانی حکومت کی مخالفت کرتے ہیں عراق میں اس گروہ نے اس ہائی جیکنگ سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سلسلے میں تہران نے جو کچھ کہا ہے وہ ان کا دیوانہ پن ہے۔ اس سے کسی شخص کو وہ متاثر نہیں کر سکتے۔ ارنا نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ جہاز کے مسافروں کو منگل کے دن بغداد پہنچایا گیا تھا۔ اور محمود محمدی نے اس سلسلے میں بیان دیا ہے کہ سب مسافر اور جہاز کا عملہ ٹھیک ٹھاک ہیں۔ ایران نے بتایا ہے کہ جہاز پر ۶ خواتین تھیں اور ۸ بچے۔ اور تیل کی وزارت اس کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک لے جانے میں استعمال کرتی تھی۔ اس جہاز پر کوئی غیر ملکی سوار نہیں تھا۔ ارنا نے یہ بھی بتایا ہے کہ ایران نے عراق کے ایک سفارت کار کو سوموار کے روز تہران بلایا اور اس سے مطالبہ کیا کہ جہاز واپس کیا جائے۔ اس مطالبہ میں جہاز، جہاز کے مسافر اور جہاز کا عملہ شامل تھے۔ عراق مطالبہ کر رہا ہے کہ جو جہاز ۱۹۹۱ء کی خلیج کی جنگ میں ایران بھیجے گئے تھے۔ انہیں واپس کیا جائے۔ عراق کا کہنا ہے کہ اس نے اس موقعہ پر ۱۴۸ جہاز ایران بھیجے تھے۔ جب کہ ایران کا کہنا ہے کہ وہاں صرف ۲۲ جہاز پہنچے تھے۔

بوسنیا امن مذاکرات

بوسنیا میں تو وہاں کی فوج اس کوشش میں مصروف ہے کہ زیادہ سے زیادہ چھینا ہوا علاقہ واپس لیا جائے۔ اور بوسنیا کے لیڈر جنہوں نے جینیوا میں گفت و شنید سے پہلے انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گفت و شنید کے ذریعہ اس ریپبلک کی تقسیم کے متعلق مزید امور پر بات چیت کریں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ اس گفت و شنید کے نتیجے میں انہیں بوسنیا کے لوگوں سے چھینے گئے علاقے واپس دلائے جائیں۔ بوسنیا کے حریف گروہوں نے اس بات کی دوبارہ کوشش کی تھی کہ یوروپین لوگوں کے ایماء پر گفت و شنید دوبارہ شروع کی جائے۔ لیکن اس گفت و شنید سے بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نظر نہیں آتا تھا۔ اس علاقہ میں گزشتہ سال سے خانہ جنگی جاری ہے۔ اس گفت و شنید کی بنا یوروپین کمیونٹی کی وہ تجویز تھی جس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے یوگوسلاویہ پر لگائی گئی پابندیاں ختم کی جائیں اور اس کے نتیجہ میں بوسنیا کے سرب چھینے ہوئے ایک علاقہ کا ایک حصہ مسلمانوں کو واپس کر دیں۔ بوسنیا میں ساراجیوو ریاست کے ریڈیو نے کہا کہ سرب فوجی دستوں نے مسلمان پوزیشنوں پر بوسنیا کے شمال میں شدید حملے کئے ہیں اور وہاں الوو اور مگلج کو شمال وسطی بوسنیا میں نقصان پہنچایا ہے۔ سربوں نے زیادہ سے زیادہ راکٹ کے حملے کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ حملے زیادہ تر بوسنیا کے شمال میں کئے جاتے ہیں۔ یوگوسلاویہ ریاست ٹین جنگ کی نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ مسلمانوں نے ماڈرن بم سے سربیا پر حملے کئے ہیں۔ یہ حملے بوسنیا کے شمال میں بوبوج کے علاقے پر کئے گئے ہیں۔ بوسنیا کے سربوں کے لیڈروں نے جن میں کروٹ اور مسلمان شامل ہیں دو دن تک جینیوا میں گفت و شنید کے ذریعے کوشش کی کہ یہ جھگڑا نبٹایا جائے۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی لئے انہوں نے گفت و شنید منقطع کر دی تھی اگرچہ اب پھر وہ گفت و شنید میں حصہ لے رہے ہیں۔ بوسنیا کے مسلمانوں کے صدر عالی جاہ عزت بیگ وچ کو اس بات پر اصرار ہے کہ ان کے لوگوں کو چھینے ہوئے علاقوں کا مزید حصہ واپس ملنا چاہئے کیونکہ اس سے پہلے جو گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس میں یہی وعدہ کیا گیا تھا۔

اسرائیل/پی ایل او بات چیت

اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین میں یہ معاہدہ تو ہو چکا ہے کہ فلسطینیوں کو مغربی کنارہ اور غازہ پٹی میں حق خود ارادیت دیا جائے۔ لیکن وہاں سے اسرائیلی فوج کو کس طرح ہٹایا جائے اور فلسطینیوں کے جو لوگ اس وقت تہہ خانوں میں ہیں ان کو کس طرح رہا کیا جائے ان باتوں پر گفت و شنید جاری ہے اور کوئی آخری فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اسرائیلیوں نے اب کہا ہے کہ وہ ۱۳/دسمبر تک تین ہزار فلسطینیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تنظیم آزادی فلسطین کے ایک ذریعہ نے بتایا ہے کہ پی۔ ایل۔ او اور اسرائیل کی آپس میں گفت و شنید جو اسرائیل میں ہوئی تھی اس کی وجہ سے دونوں میں ان باتوں پر کوئی معاہدہ ہو جانے کے امکانات قریب ہیں۔ اگرچہ کئی دیگر امور میں بھی اختلاف باقی ہے۔ قیدیوں کے متعلق اسرائیل نے سوموار کے روز اپنی پیش کی جانے والی ایک تجویز میں اس تعداد کا ذکر کیا تھا۔ سات ہزار مزید قیدیوں کو قسط وار رہا کرنے کا بھی اسرائیل نے وعدہ کیا ہے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۳/دسمبر کو اسرائیلی فوجی غازہ اور جیریکو سے نکلنا شروع ہو جائیں گے۔ یہ دراصل اسرائیل اور پی۔ ایل۔ او کے واشنگٹن میں معاہدے کے مطابق ہے۔ یہ معاہدہ ۱۳/ستمبر کو ہوا تھا۔ کہا گیا ہے کہ اسرائیل کی اس تجویز میں کسی حد تک مثبت اقدام کی روح نظر آتی ہے۔ گزشتہ منگل کے روز دونوں نے قاہرہ اور العریش جو مصر کے ساحل پر واقع ہیں اور غازہ کے مغرب میں ہیں گفت و شنید شروع کی تھی۔ اس وقت زیادہ تر فوجوں کا انخلاء اور اختیارات کا انتقال زیر بحث تھے۔ اسرائیلیوں کے لئے قیدیوں کو رہا کرنے میں ایک مشکل جس کا وہ ذکر کرتے ہیں وہ حمص ہے ان لوگوں کو اسرائیل فوری طور پر رہا نہیں کرنا چاہتا۔ جب کہ پی۔ ایل۔ او کا مطالبہ ہے کہ انہیں بھی فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ یہ لوگ جن کا حمص سے تعلق ہے انہوں نے نئے آباد کاروں اور فوجوں پر حملے کئے تھے اور ان حملوں کی وجہ سے انہیں فوری طور پر چھوڑنا ممکن نہیں ہے۔ پی۔ ایل۔ او چاہتا ہے کہ تحریری طور پر اس سے معاہدہ کیا جائے کہ ان تمام دس ہزار قیدیوں کو اپریل تیرہ تک رہا کر دیا جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ جو لوگ اس وقت اس معاہدے کی مخالفت کر رہے ہیں ان قیدیوں کی رہائی کی وجہ سے وہ بھی پی۔ ایل۔ او کے اقدام کی حمایت کرنے لگیں گے۔

میں نے پہلے بھی کئی بار آپ کو نصیحت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خاموش سیرت گہرے پانی کی طرح ہے اس میں ڈوب کر آپ کے حسن و جمال کا اندازہ کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ ان خاموش اداؤں میں خدا کی کتنی گہری محبت پائی جاتی تھی اور توحید کتنی زیادہ اس میں جلوہ گر تھی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۲۱ میں احسان الٰہی ولد فضل الٰہی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۲ ڈالر کینیڈین ماہوار بصورت ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد احسان الٰہی

7445 Delepee No. 406 Mtl Que No.3N-2E4Canada

گواہ شد نمبر ۱ حمید اللہ کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ امیر احمد رشید کینیڈا

مسل نمبر ۲۹۳۲۲ میں عبدالسلام ولد میاں عبدالحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۰۰ مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد میاں عبدالسلام ولد میاں عبدالحمید

Bengrion Ring-36 6000 Frankfurt/M-50Germany

گواہ شد نمبر ۱ احسان اللہ خان ولد عزیز اللہ خان جرمنی گواہ شد نمبر ۲ سید سلیم احمد گیلانی ولد سید بشیر احمد گیلانی جرمنی

مسل نمبر ۲۹۳۲۳

I Abdul Ganiyu Bolanle S/O Abdul Rahman Ariyo. Omokanye

پیشہ انجینئر عمر ۳۳ سال بیعت ستمبر ۱۹۷۹ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۵-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1- Television sets Estimated Total ₦7000-2- Fans estimated total ₦ 1000-3- Video Tape Recorders ₦ 7000 -4- Fridge/freezer estimated total 8000-5- Peugeot 305 Sr Saloon Car estimated ₦35000-6- Passat Gls saloon car estimated total ₦ 15000 -7- 100x100 land estimated 2000 8- 100x50 land (Inherited) estimated ₦ 40000 9- 100x50 land estimated ₦ 35000

اس وقت مجھے مبلغ 47709 ₦ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد

Abdul Ganiyu Bolanle A-G-B Omo Kanye Wl Abuja Ring Road Shell H/C Adjaba Warri Delta State Nigeria

گواہ شد نمبر ۱ نصیر احمد شاہد وصیت نمبر ۲۳۱۸۴ گواہ شد نمبر ۲ رضوان اے محمد نائیجیریا

مسل نمبر ۲۹۳۲۴

I Mr. Munawar Ahmad S/O E. Suhandi

پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۳۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد

Munwar Ahmad S/O E. Suhandi Jln Atmo Sukarto No. 15 Yogyakarta 55224 Jateng Indonesia

گواہ شد نمبر ۱

Soekarsono M. J. S/O Malangyudo Indonesia

گواہ شد نمبر ۲

Ahmad Affandi S/O Abdul Chofur Indonesia

مسل نمبر ۲۹۳۲۵

I M. Yusuf Ahmad S/O Ahmad

پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت ۷۵-۵-۵ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1-A house with land 75 sqr meters valuing 10000000 2- A house with land 72 sqr meters veluing 4800000

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔العبد

M. Yusuf Ahmad S/O Ahmad Kampun Baru Rt.009 Rw03 Kel. Kembangan. Kel. Kembangan Jakarta Indonesia

گواہ شد نمبر ۱

Didi Syamsudiny S/O Tohari Indonesia

گواہ شد نمبر ۲

Syofyan Ahmad S/O M. Yusuf Ahmad Indonesia

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک حمید احمد خان صاحب گلشن بلاک اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمود احمد صاحب گزشتہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ آج کل عباسی شہید ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ کافی تشویش ناک حالت ہے۔ بلڈ پریشر کی وجہ سے ناک اور منہ سے خون آتا ہے۔

○ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نورالدین احمد صاحب۔ امیر جماعت چٹا گانگ۔ بنگلہ دیش کی طبیعت تشویش ناک حد تک خراب ہے۔

احباب جماعت سے ان کی جلد شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ زہرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ تاج الدین صاحب گلبرگ لاہور مورخہ ۹۳-۱۱-۸ بعمر ۸۸ سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ اور جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اردو اور پاکستانی زبانیں

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۹۳ء میں صفحہ نمبر ۴ پر جناب فرمان فتحپوری کا جو مقالہ "اردو اور پاکستانی زبانیں" شائع کیا گیا ہے یہ مضمون ماہنامہ نگار پاکستان کے شمارہ نومبر ۱۹۹۳ء سے لیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

انور صاحبہ میو ہسپتال لاہور کے مشہور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کی پوتی اور ڈاکٹر احمد مصطفیٰ صاحب آف اوکاڑہ کی نواسی ہیں۔

اگلے روز مورخہ ۲۷۔ نومبر کو ربوہ میں مجلس انصار اللہ لان میں مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کروائی۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ کے نکاح کا اعلان کینیڈا کے شہر ہملٹن میں صدر جماعت احمدیہ مکرم عبدالرحمان صاحب نے مورخہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۲ء کو عزیزہ محترمہ آصفہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالمالک صاحب کے ساتھ چھتیس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر کیا۔ مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو شیراٹن ہوٹل بمقام نیاگرا فال کینیڈا میں مکرم ڈاکٹر قاری محمد عبداللہ صاحب کی فیملی نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔

احباب سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب فون: ۵۵۰ ۶۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۷- دسمبر- سردی کا سلسلہ جاری ہے کم سے کم درجہ حرارت ۱۰ اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۲۲ درجے سنٹی گریڈ

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ میں تا حیات پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن ہوں۔ سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کروں گی۔ میں بھٹو کے فیصلے کو تاریخ کے کوڑے دان کی نذر نہیں ہونے دوں گی۔ یہ کون ہوتے ہیں مجھے پارٹی قیادت سے ہٹانے والے۔ میں نے جنرل ضیاء کے بیٹے کے لئے نہیں شہید بھٹو کے بیٹے کے لئے انتخابی مہم چلائی ہے۔ مرتضیٰ کے لئے آئندہ بھی مہم چلاؤں گی۔ جیل بھیجتے ہیں تو بھیجیں۔ بے نظیر، شیخ رشید اور شیخ رفیق کے سوا سنٹرل کمیٹی کے تمام اراکین وہ ہیں جنہوں نے بھٹو کے قتل پر جشن منایا۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کے قاتلوں نے میری بیٹی کو ہائی جیک کر لیا ہے۔ مجھے سنٹرل کمیٹی کے اجلاس کی پیشگی اطلاع نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے میں زرداری خاندان کا ہاتھ نہیں۔ اس فیصلے کے بعد ٹیلی فون پر بے نظیر کا لہجہ نرم اور معذرت خواہانہ تھا۔ اس پریس کانفرنس کے دوران جب ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کی خدمات کا یہ صلہ کس نے دیا تو وہ آبدیدہ ہو گئیں۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ نصرت بھٹو کو ہٹانے کا فیصلہ غیر جمہوری اور آمرانہ ہے۔ یہ پارٹی کے لئے تباہ کن ہوگا۔ انہوں نے کہا میری واپسی اور گرفتاری نورا کشتی نہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارت این پی ٹی پر دستخط کر دے تو پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام رول بیک کر دے گا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ عدالتی کمیشن اس الزام کی تحقیقات کرے گا کہ ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر کی جان کو خطرہ ہے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف پر قاتلانہ حملہ ڈرامہ تھا۔ انتظامیہ اور میڈیا پر ان کا کنٹرول ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسا معاشرہ وجود میں لانا ہے۔ جو صحیح معنوں میں اسلامک سوشل ڈیموکریسی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ڈراموں پر بے نظیر یقین رکھتی ہیں۔ ہم نہیں۔ پیپلز پارٹی ہوش کے ناخن لے۔ یہ ۱۹۷۰ء نہیں ۱۹۹۳ء ہے۔ بے نظیر کا شروع ہی سے ڈراموں پر یقین ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پیپلز پارٹی کی فسطائیت اور غنڈہ گردی کا مقابلہ کریں گے۔ عوام کو جیالوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا جائے گا۔

○ سابق حکومت کی پیلی ٹیکسیوں کی سکیم میں سابق حکومت کی اعلیٰ شخصیات کے خلاف سنگین الزامات ثابت ہو گئے ہیں ٹیکسیوں کی آڑ میں لگژری کاریں منگوائی گئیں۔ اربوں روپے منجمد ہونے کا خدشہ ہے۔ بنکوں کی مالی حالت خراب ہو گئی ہے۔

○ بابری مسجد کی شہادت کی پہلی برسی پر بھارت میں مسلمانوں نے ہڑتال کی۔ ہندوؤں نے جشن منایا۔ ریل گاڑیوں میں دھماکے ہوئے۔ مختلف شہروں میں ریل بم دھماکوں میں ۵۔ افراد ہلاک اور ۱۸۔ زخمی ہو گئے۔ بمبئی میں ایک ہزار افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ شمالی علاقوں کے پہلے چیف ایگزیکٹو جنرل محمد شفیق نے چارج سنبھال لیا ہے ان کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہوگا۔

○ منشیات کے بین الاقوامی سمگلر میاں اعظم کو امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔ جیل سے خفیہ طور پر نکال کر طیارہ میں سوار کرایا گیا۔

○ حکومت نے سندھ میں ڈاکوؤں کو پناہ دینے والے تمام جاگیرداروں کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ضمانت پر رہا ڈاکوؤں کی ضمانت دینے والے بااثر افراد کو بھی گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت نے سندھ سے ڈاکوؤں کے خاتمے کے لئے نئی حکمت عملی تیار کر لی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ بے نظیر کے دور حکومت میں ہر غریب آدمی خود کو وزیر اعظم محسوس کرے گا۔

○ زمبابوے کے خلاف پہلے ٹسٹ میں پاکستان نے زمبابوے کو ۱۳۱- رنز سے ہرا دیا۔ وقار یونس نے تباہ کن باؤلنگ کی انہوں نے دوسری اننگز میں ۶ وکٹ لئے اور مجموعی طور پر اس میچ میں ۱۳۵- رنز کے عوض ۱۳- وکٹیں حاصل کیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو فروری میں جرمنی کا دورہ کریں گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے راکٹوں سے حملہ کر کے ۱۹- بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا- ۸- بنکر تباہ کر دیئے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے سرکاری ملازمین کو جلد ہی بڑی خوش خبری سنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی کی ذمہ دار نواز شریف حکومت تھی ملازمین کو مہنگائی کے عذاب میں اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔

○ آئندہ جنوری میں پاکستان اور بھارت سیاچن کو غیر فوجی علاقہ قرار دینے کے سمجھوتے پر دستخط کریں گے اور اپنی اپنی فوجوں کو ۱۹۸۴ء کی پوزیشنوں پر واپس لے آئیں گے۔ بھارتی فوج نے جنرل ضیاء کے دور میں سیاچن پر حملہ کر کے پاکستانی علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔

○ کیل اور نیٹوال سیکٹر (آزاد کشمیر) میں بھارتی فوجوں کو خاموش کرا دیا گیا پاک فوج کو بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے پیپلز ورکس پروگرام دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر ایک ارب ۱۰- کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ ہر رکن پارلیمنٹ ۵۰ لاکھ روپے کے منصوبوں کی سفارش کر سکے گا۔ ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ بورڈ قائم کئے جائیں گے۔

○ وزیر اعظم نے واپڈا کو ہدایت کی ہے کہ بقایا جات ادانہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور جن کے بقایا جات ہیں ان کے کنکشن کاٹ دیئے جائیں۔

○ اسرائیل پی ایل او امن کا تاریخی معاہدہ خطرے میں پڑ گیا ہے اسرائیلی آباد کاروں نے معاہدہ ختم کرانے کے لئے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں پر حملے کرنے کا اعلان کر دیا ہے انتہا پسند فلسطینیوں نے بھی جوابی کارروائی کی دھمکی دے دی ہے۔

○ حکومت طلبہ تنظیموں سے پابندی اٹھانے کا فیصلہ چند دن میں کر دے گی۔ نئے فیصلے کے تحت تعلیمی اداروں کے اندر طلبہ کو سیاست میں حصہ لینے کی ممانعت ہوگی۔ خلاف ورزی کی صورت میں ۳ سال تک کسی تعلیمی ادارے میں داخلہ نہیں ملے گا۔

○ الجزائر میں سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۷- مسلح افراد ہلاک ہو گئے۔

ڈرائیونگ سیکھئے

با اعتماد لیڈی انسٹرکٹر فارن لائسنس ہولڈر سے بہترین ڈرائیونگ سیکھئے- ڈبل کنٹرول جس میں پک اپ اینڈ ڈراپ کی سہولت بھی موجود ہے

صرف لیڈیز کیلئے

ٹپ ٹاپ ڈرائیونگ سنٹر لاہور

رابطہ فون ۰۴۲-۷۴۶۰۶۴۸

حلقہ نیو شالیمار کالونی گلشن راوی

وال کلاک- ٹائم پیس- کلائی کی گھڑیاں نئی ورائٹی- نئے ڈیزائن- کوالٹی کی ضمانت

انصاف واچ ہاؤس

اقصیٰ روڈ ربوہ

نیز شادی بیاہ کیلئے لیڈیز اینڈ جینٹس واچ ریپئرنگ کا واحد مرکز

نعیم بشارت

ہر قسم کے فریج- ڈیپ فریزر- ائیر کنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

چھیپا ہال بلڈنگ ۱- لنک میکلوڈ روڈ- لاہور

فون: ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے- ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ HEART CURATIVE SMELL سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دِل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔
ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ
(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی-
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان

فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

پتہ